جلد 1 0شمارہ17، 2024

Article

National and International Poetry and Contemporary Naat

قومی اور بین الاقوامی شعری ہیئتیں اور عصری نعت

Dr Aasma Rani*[1], Dr Aqsa Naseem Sindhu[2]

[1]Assistant Professor, Department of Urdu, Govt Sadiq College Women University Bahawalpur.

[2]Assistant Professor, Department of Urdu, Govt Sadiq College Women University Bahawalpur.

*Correspondence: Aasma.rani@gscwu.edu.pk

ڈاکٹرڈاکٹر عاصمہ رانی[1]، ڈاکٹر اقصیٰ نسیم سندھو[2]

[1] اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونی ورسٹی بہاولپور، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونی ورسٹی بہاولپور

eISSN: 2073-3674
pISSN: 1991-7813
Received:16-04-2024
Accepted:24-06-2024
Online:27-06-2024

Copyright: © 2023 by the authors. This is an access-open article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract: Contemporary Naat Poetry, A Style Deeply Rooted in Islamic Tradition, Maintains to Conform and Thrive Each Nationally and Internationally, Charming Audiences with Its Religious Resonance and Poetic Splendor. Naat Poetry, Which Celebrates the Life, Teachings, And Virtues of The Islamic Prophet Muhammad SAWW, Serves as A Profound Expression of Devotion and Reverence Amongst Muslim Groups Worldwide. The Pakistani Poet Amjad Islam Amjad Has Left a Lasting Impression on The World of Urdu Literature Through His Mesmerizing Naat Poetry. Amjad's Naat Poetry, Which Is Imbued with A Deep Sense of Spirituality and Devotion to The Prophet Muhammad, Resonates Deeply with Audiences All Over the World, Regardless of Their Cultural and Linguistic Backgrounds. Another Prominent Figure in The History of Naat Poetry Is Dr. Aslam Ansari. His Naat Poetry Reflects a Deep Sense of Islamic Tradition and Deep Devotion to The Prophet.

Keywords: Contemporary Naat Poetry, Amjad Islam Amjad, Dr. Aslam Ansari, Zahoor Nazar Haider Qureshi, Azhar Adeb, Syed Masood Hassan, Iftikhar Arif, Islamic Tradition, Twenty-First Century Urdu Literature, Cultural and Linguistic

نعت عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مادہ "ن۔ع۔ت" ہے۔ نعت کے معنی اگرچہ کسی شخص میں موجود خوبیوں کو اجاگر کیا جانا ہے لیکن شعری اصطلاح میں یہ صرف اور صرف آخری نبیؐ کی توصیف و تعریف کے ساتھ مخصوص ہے، یہ بہت قدیم صنفِ سخن ہے۔ نعت شاعری کی صنفوں میں ایک معیاری صنف ہے حمد و مناجات کے بعد نعت کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ کسی انسان کی خوبیاں اس کی زندگی میں بیان کی جائیں تو اس کو مدح کہتے ہیں اور اگر اس کے مرنے کے بعد اس کے اوصاف و مناقبت کا ذکر کیا جائے تو اسے مرثیہ کہتے ہیں۔ لیکن رسول پاک ﷺ کی ذاتِ گرامی اس قاعدے سے مستثنٰی ہے۔ آپؐ بشری صفات کا نہایت اعلیٰ وارفع نمونہ ہیں اور ان کا اخلاق اسوۂ حسنہ ہے ان کی مدح و ثناء خود قرآن کریم میں جابجا مز کور ہے۔ قرآن مجید خود ان کی اخلاق اور سیرت کا آئینہ دار ہے ایسی المرتبت شخصیت کے اوصاف و کمالات، فضائل و شمائل کا بیان کرنا کسی معمولی اور غیر معمولی انسان سے بھی ممکن نہیں اس لیے نعت میں مبالغہ اور غلو کی گنجائش نہیں ہے۔ ابوالخیر کشفی نعت گوئی کا بیان اس طرح کرتے ہیں:

> "نعت گوئی اگر شمشیر کی دھار پر سفر ہے تو حضور ﷺ سے خطاب، حرف و بیان کے اس پُل صراط سے گزرنا ہے جس کے نتیجے میں آنے والے پل صراط کے سفر کی کیفیت کا تعین ہو گا"(1)

ڈاکٹر اسحاق قریشی لکھتے ہیں:

> "نعت ایک صنفِ سخن نہیں ایک وظیفہ حیات ہے۔ یہ وزن، ردیف اور قافیہ در وبست نہیں، عقیدتوں، محبتوں ادر راحتوں کا حرفی اظہار ہے۔ عقیدت متوازن نہ ہو، محبت درِ محبوب کی عظمتوں سے آشنا نہ ہو تو نعت کی توفیق نہیں ملتی۔ یہاں حرف حرف منتخب ہوتا ہے۔ ہر لفظ، ہر سطر اور ہر خیال نکہت بار ہے"(2)

نعت سرورِ عالمؐ کی ذات کے لیے مخصوص ہے۔ اسلامی انسائی کلوپیڈیا میں ''نعت'' کی تعریف اور حدود و قیود کا تعین کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

> "نعت صفت و توصیف مجازاً رسول کریم کی توصیف، حضور کی ذات اقدس سے مسلمانوں کو جو محبت، عقیدت اور شیفتگی رہی ہے اور انھوں نے جس طرح آپؐ

کے سوانح، حالات، ارشادات، فرمودات، حلیہ و شمائل، اخلاق و عادات اور معجزات کو محفوظ کر دیا ہے وہ تاریخ عالم کا حیرت انگیز واقعہ ہے۔ ذکرِ الٰہی کے بعد ذکرِ رسول کو افضل ترین عبادت کہا گیا ہے۔ فارسی اور اردو میں حضورؐ کی تعریف و توصیف کے بارے میں اشعار کو نعت کہا جاتا ہے۔ عربی میں ایسے کلام کو مدح النبی کہتے ہیں۔" (3)

ہر دور میں نعت گوئی کا فن بہت عروج پہ رہا ہے اس طرح جدید نعت کے متعلق عارف عبدالمتین لکھتے ہیں کہ :

"جدید نعت نے روایتی نعت کو تجدید سے آزاد کر کے ایک منفرد کام کیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جدید نعت جہاں حضور پاک ﷺ سے جذباتی اور احساساتی تحرک کا فیضان حاصل کر کے اپنی فنی سطح کو ارفع تر بناتی ہے اور اس کی تخلیقی قوت کو مظبوط تر بناتی ہے" (4)

نعت کی ابتداء حضرت آدمؑ کے زمانے میں ہو گئی تھی اور رہتی دنیا تک یہ صنفِ سخن کائنات کی فطرت میں رچی بسی رہے گی۔ حضور پاک ﷺ کی مدح میں سب سے پہلے جس نے تعریف و توصیف بیان کی وہ حضرت ابو طالب تھے۔ اس طرح آپؐ کی تعریف و توصیف مختلف ادوار میں کی گئی۔ اُردو شاعری میں بھی نعت کو ممتاز مقام حاصل ہے اور اُردو شعراء نے اس صنف میں اپنی الگ پہچان بنائی ہے۔

قدیم دور میں نعت کی ابتداء بھی دکن سے ہوئی دیگر اصنافِ نثر کی طرح "نعت" کو بھی دکن میں بلند مقام حاصل ہوا۔ مولوی عبدالحق کے نزدیک بندہ نواز گیسودراز اس دور کے پہلے نعت گو ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کے مطابق نعت کا سرمایہ مثنویوں میں ملتا ہے۔ فخر الدین نظامی نے اپنی مثنوی کدم راؤ پدم راؤ میں حمد کے بعد نعتیہ اشعار کہے۔ اُردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر قلی قطب شاہ نے بھی نعت کی مستقل حیثیت قائم کی۔

عہدِ حاضر تک اُردو نعتیہ شاعری میں مولانا الطاف حسین حالی امیر مینائی، محسن کاکوری جگر مراد آبادی، اقبال سہیل، حفیظ جالندھری، حمید صدیقی، ساجد صدیقی، حفیظ تائب، نصیر الدین نصیر وغیرہ کے نام اہم ہیں۔

فنی لحاظ سے نعت صرف قصیدے، غزل، مثنوی کی صنف تک محدود نہیں رہی بلکہ قیامِ پاکستان سے تاحال نئی اصناف میں بھی نعتیں کہی جا رہی ہیں۔ نظم آزاد، نظم معرا، سانیٹ، ہائیکو، ترائیلے اور ماہیا کی ہیت میں معروف شعراء نے نعت میں طبع آزمائی کی ہے۔

جن شعراء نے مختلف ہیت کے تجربے کئے ان میں **امجد اسلام امجد** کا نام بھی شامل ہے انہوں نے **حمد** اور سلام کے ساتھ ساتھ مختلف ہیئتوں میں نعتیں بھی لکھیں آزاد نظم میں کہی ہوئی نعت کی مثال پیش خدمت ہے:

اَبر، خورشید، قمر
روشنی، پُھول، صَدا
سب تھے موجود مگر
ان کا مفہوم نہ تھا
کوئی بھی چیز کوئی چیز نہ تھی
آپ نے سرد عناصر کو حرارت بخشی
آپ نے صَلِ عَلیٰ
سب کو مفہوم دِیا
مجھ کو بھی دیجے کبھی
میرے ہونے کا پتا
یا نَبِی صَلِ عَلیٰ۔۔۔۔۔۔یا نَبِی صَلِ عَلیٰ (5)

امجد اسلام امجد کی نعتیہ شاعری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر قابل احترام مذہبی شخصیات سے دلی عقیدت نظر آتی ہے۔ان کی شاعری اپنی فصیح زبان اور واضح تصویر کشی کے لیے مشہور ہے، جس میں اکثر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مناظر اور اسلامی تاریخ کے واقعات کو پیش کیا جاتا ہے۔امجد اسلام امجد کی نعتیہ شاعری میں اکثر روحانی موضوعات جیسے عشقِ رسول، اسلام کی خوبصورتی اور ایمان و تقویٰ کی اہمیت کو تلاش کیا جاتا ہے۔امجد اسلام امجد اپنی نعتیہ شاعری میں اکثر روایتی شاعرانہ شکلوں اور ساخت کو استعمال کرتے ہیں، جیسے کہ غزل، نعت اور مرثیہ، اپنے منفرد اسلوب اور آواز سے ان کو متاثر کرتے ہیں۔مذہبی روایت میں جڑے ہوئے، امجد اسلام امجد کی نعتیہ شاعری عصری

سماجی اور ثقافتی مسائل کو بھی حل کرتی ہے، جو اپنے ارد گرد کی دنیا کے ساتھ ان کی مصروفیت کی عکاسی کرتی ہے۔ مجموعی طور پر امجد اسلام امجد کی نعتیہ شاعری اپنی روایتی شکل، روحانی گہرائی اور جذباتی گونج کے امتزاج سے نمایاں ہے، جس کی وجہ سے اردو ادب اور اسلامی شاعری میں ان کی ایک اہم شراکت ہے۔امجد اسلام امجد کا کلام منفرد ہے انہوں نے خوبصورت انداز میں رسول پاک ﷺ کی شان بیان کی ہے اور ان سے والہانہ محبت کا اظہار کیا ہے اس حوالے سے ایک اور نعت کا کچھ حصہ ملاحظہ فرمایے:

ضامن تھے، رہنما تھے، وسیلہ تھے آپ ہی
اسلام تک رسائی کا رستہ تھے آپ ہی
مشکل کشا تھی آپ ﷺ کے الطاف کی نظر
ہر غم سے جو نکال دے ایسی سبیل تھے
دنیا میں بھی آپ ﷺ ہی اپنے وکیل تھے
اور آپ ﷺ کے سوا
محشر میں بھی ہماری شفاعت کرے گا کون؟
جیسے بھی ہیں پر آپ ﷺ کے ہم امتی تو ہیں
ہم کو خبر ہے خُوب کہ روزِ حساب ہم
پکڑے گئے تو اپنی ضمانت بھرے گا کون؟ (6)

اسلم انصاری اردو کے ایک ممتاز شاعر ہیں جنہیں نعتیہ شاعری میں ان کی شراکت کے لیے جانا جاتا ہے اسلم انصاری کی نعتیہ شاعری میں روحانی گہرائی پائی جاتی ہے، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تعلیمات سے ان کی گہری محبت اور عقیدت کی عکاسی کرتی ہے۔ان کی شاعری میں اکثر شدید جذبات کے ساتھ ساتھ الٰہی کے سامنے خوف اور عاجزی کا احساس ملتا ہے۔اسلم انصاری نے اپنی شاعری میں بھرپور منظر کشی کا استعمال کیا ہے، پیغمبر کے فضائل، کردار اور زندگی کے واقعات کے ساتھ ساتھ اسلام اور اس کی تعلیمات کی خوبصورت تصویر کشی وغیرہ۔اسلم انصاری نے اپنی نعتیہ شاعری میں اکثر روایتی اردو شاعری جیسے غزلیں اور مرثیہ کا استعمال کرتے ہوئے، کلاسیکی شاعرانہ تکنیک پر اپنی مہارت کا مظاہرہ کیا ہے۔

ان کی شاعری میں اکثر اسلامی تاریخ، ادب اور ثقافت کے حوالہ جات بھی ملتے ہیں جو ان کے کام کو مسلم دنیا کے ورثے کے وسیع تر تناظر میں بنیاد بناتے ہیں۔ اسلم انصاری کی نعتیہ شاعری عصری سماجی اور اخلاقی مسائل کو بھی حل کرتی ہے، جو اپنے سامعین کے لیے رہنمائی کا باعث بنتی ہے۔ ان کے کلام میں سریلا انداز ملتا ہے جو ان کی شاعری میں جمالیاتی کشش کو بڑھاتی ہے اور اسے تلاوت اور کارکردگی کے لیے موزوں بناتی ہے۔ مجموعی طور پر، اسلم انصاری کی نعتیہ شاعری ایک گہری روحانیت، جذباتی گونج اور فنی مہارت کی عکاسی کرتی ہے، جس کی وجہ سے وہ اردو ادب اور اسلامی شاعری کی دنیا میں ایک نمایاں شخصیت ہیں۔ ڈاکٹر اسلم انصاری نے مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی۔ اِن کا زیادہ کلام آزاد ہیئت میں ملتا ہے۔ مثال کے طور پر:

آپؐ آئے تو ہوئی صبحِ تمنّا کی نمود
آپؐ آئے تو ہوئی خاطرِ خوں گشتہ آدم کشود
آپؐ آئے تو ہوا مہرِ محبت کا طلوع
آپؐ آئے عظمتِ انساں کے تصوّر کو فروغ
آپؐ آئے کہ شبِ قسمتِ آدم کا ستارہ چمکے
آپؐ آئے کہ تجلی گہِ کونین میں انساں کا چہرہ چمکے ! (7)

افتخار عارف، جو اردو شاعری کے لیے اپنے جدید طرزِ فکر کے لیے جانے جاتے ہیں، انہوں نے نعتیہ شاعری کی صنف میں بھی اپنا حصہ ڈالا ہے، جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور تعظیم کی گئی ہے۔ افتخار عارف کی نعتیہ شاعری اکثر جدیدیت کے نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہے، عصری حساسیت کے ساتھ عقیدت کے روایتی موضوعات کو ملاتی ہے۔ وہ اپنی آیات کو فکری گہرائی اور وجودی تحقیقات کے ساتھ داخل کرتا ہے، مذہبی موضوعات کی تازہ تشریح پیش کرتا ہے۔ افتخار عارف کی نعتیہ شاعری فکری اور فلسفیانہ تصورات کے ساتھ مشغول ہے، عصری فکر کے تناظر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اہمیت کو تلاش کرتی ہے۔ ان کے اشعار میں روحانیت، اخلاقیات، اور انسان پرستی کے موضوعات پر غور کیا گیا ہے۔ اپنے جدید رجحانات کے باوجود عارف کی نعتیہ شاعری میں جذباتی گہرائی برقرار ہے۔ ان کی شاعری میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گہری تعظیم، محبت اور تعریف کا اظہار ملتا ہے، جو پڑھنے یا سننے والے میں طاقتور جذبات کو ابھارتے ہیں۔ افتخار عارف کی نعتیہ شاعری میں اکثر جدید زبان اور منظر کشی کا استعمال کیا جاتا ہے، جو روایتی

اشعار سے ہٹ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کے لیے نئے تناظر پیش کرتے ہیں۔انہوں نے اپنی شاعری میں تعظیم اور احترام کو برقرار رکھتے ہوئے عصری استعارے اور علامتیں شامل کی ہیں۔افتخار عارف کی نعتیہ شاعری روحانی موضوعات اور تصوف میں ڈھلی ہوئی ہے، جس میں ایک روحانی رہنما اور نمونہ کے طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ان کی شاعری میں ایمان اور روحانیت کے گہرے معانی پر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ مجموعی طور پر، افتخار عارف کی نعتیہ شاعری میں روایتی عقیدت کے عناصر کو جدیدیت پسندی کے ساتھ ملایا گیا ہے، جو عصری اردو شاعری کے تناظر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد وثنا پر ایک تازہ اور فکری طور پر پرکشش تناظر پیش کرتی ہے۔افتخار عارف کی بہت سی کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں "دل ودنیا" ، "جہانِ معلوم" اور "حرفِ باریاب" شامل ہیں۔اس میں ان کی آزاد نظمیں بھی موجود ہیں۔ان کی نعتیہ شاعری کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

مرے آقا نے فرمایا کہ لوگو!
سوالِ نور و ظلمت ہے تو آؤ
ہم اپنے انجم و مہتاب لائیں
تم اپنے انجم و مہتاب لاؤ
پھر اس کے بعد یہ دیکھیں کہ خطِّ نور کس کے امر کی تصدیق کرتا ہے
کسے حرفِ غلط گردانتا ہے اور کسے صدیق کرتا ہے (8)

ظہور نظر کی نعتیہ شاعری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گہری عقیدت اور تعظیم ہے۔ان کی شاعری میں پیغمبر کے کردار، تعلیمات اور روحانی اہمیت کے لیے گہرے تعریف کا اظہار کرتی ہیں۔ان کی نعتیہ شاعری اکثر فصیح زبان اور سریلی تالوں کی نمائش کرتی ہے، جس سے ایک دلفریب اور مسحور کن سمعی تجربہ ہوتا ہے۔ ظہور نظر کی نعتیہ شاعری نبی اکرمؐ کی زندگی اور تعلیمات کی روحانی جہتوں کو بیان کرتی ہے اور محبت، ایمان، عاجزی، اور الٰہی رہنمائی کے موضوعات کو تلاش کرتی ہیں، جو قارئین کو پیغمبر کی میراث کی گہری روحانی اہمیت پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ ظہور نظر نے حضرت محمدؐ کی خوبصورتی اور عظمت کو بیان کرنے کے لیے بھرپور منظر کشی اور علامتی زبان کا استعمال کیا ہے۔اس کی آیات اکثر فطرت، روشنی اور اعلیٰ صفات کے استعاراتی حوالوں سے بھری ہوتی ہیں، جو شاعرانہ منظر کشی اور معنی کی گہرائی کو بڑھاتی ہیں۔

مجموعی طور پر، ظہور نظر کی نعتیہ شاعری ان کی عقیدت، فصاحت، روحانی گہرائی، اور جذباتی گونج سے نمایاں ہے، جو اسے اردو ادب اور اسلامی شاعری میں ایک قابل احترام اور قابل احترام صنف بناتی ہے۔ ظہور نظر سہ لسانی شاعر تھے یعنی اِن کی ڈائری میں اُردو، پنجابی اور سرائیکی زبان کا کلام موجود ہے۔انہوں نے نعت، پابند نظم، آزاد نظم، قطعہ، گیت اور ترجمے کی صنف میں شاعری کی ہے۔ آزاد نظم کی بہترین سے بہترین شکل کلامِ ظہور نظر میں موجود ہےاور یہ کہنا پڑتا ہے کہ ظہور نظر نے قوافی وردیف کی جھنکار سے آزاد نظم کو بھی تغزل کا جامہ پہنادیا۔ آزاد نظم ہیئت کے نئے تجربے کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے۔

؎ صدق کے جتنے سفینے بھی خدا کے پاس تھے
نور کے جتنے نگینے بھی خدا کے پاس تھے
عقل کے جتنے قرینے بھی خدا کے پاس تھے
علم کے جتنے خزینے بھی خدا کے پاس تھے
دین کے جتنے دفینے بھی خدا کے پاس تھے
سب کے سب نذرِ محمد مصطفیؐ اس نے کیے
نوعِ انساں کی بھلائی کے لیے
جہل و باطل سے رہائی کے لیے
دو جہانوں کی اکائی کے لیے
پاس اس کے جتنے بھی پیغام تھے، جتنے بھی الہام تھے
سب رسولِ پاکؐ پر نازل ہوئے
اس نے جو کہنا تھا
سب صلّے علٰی سے کہہ دیا
اس نے جو دینا تھا
سب صلّے علٰی کو دے دیا (9)

تاثیر وجدان در حقیقت عبدالحق کا قلمی نام ہے۔آپ کا مجموعۂ کلام "نامعلوم کی پیاس"2005ء میں ملتان سے شائع ہوا۔تاثیر وجدان کی زیادہ نظمیں آزاد ہیئت میں ملتی ہیں انہوں نے حمد اور نعت بھی اسی ہیئت میں کہی ہے۔مثال کے طور پر:

؎صدیوں کی گرد گمرہی میں بے نشان
اقوام ارضی کو
تلاش حق میں سر گرداں اُمم کے کاروانوں کو
بیابان طلب کی بے جہت پُر ہول راتوں میں
چمک اُٹھیں منازل آبلہ پا کاروانوں کی
زمینِ شرق اوسط!
دے گواہی ان کے زمانوں کی (10)

حیدر قریشی کی شاعری میں آزاد نظموں کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر ہے اور وحید قریشی بنیادی طور پر ماہیے کی صنف کا شاعر ہے۔ان کے مجموعے "عمر لا حاصل کا حاصل" میں ماہیے کی صنف کے حوالے سے زیادہ کلام ملتا ہے مثلاًوہ "اپنے مولا کے حضور" کے عنوان کے تحت ماہیے لکھتے ہیں:

؎پھیلے تھے اُجالے سے
کملی والے کے
پُر نور حوالے سے (11)

اظہر ادیب کا شمار ریاست بہاول پور کے ایسے شعراء میں ہوتا ہے جو بنیادی طور پر غزل پر زیادہ دسترس رکھتے ہیں۔انہوں نے کسی ایک صنف میں شاعری نہیں کی بلکہ دیگر اصنافِ شعر میں اعلیٰ درجے کی۔انہوں نے حمد بھی کہی اور نعت بھی اور اس میں شک نہیں حمد و نعت ان کے شدید جذبے کا عکاس ہیں۔ان کی کتاب ''بھیگی رات کی دُھن''کا آغاز بھی حمد و نعت سے ہوتا ہے۔مثال کے طور پر اس کتاب کی نعت ہائیکو ملاحظہ کیجیے:

؎ ایسا لگتا ہے
اس رحمت کے بادل کا

ہم پر سایہ ہے (12)

سّید مسعود حسن رضوی ایک اہم شاعر گزرے ہیں ان کی اب تک چھے کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں تین کتابیں ''اُڑتی گرد بہار بنی''، بارش میں دھوپ''،اور''کرن کرن اُجالا''ہمارے لیے قابل توجہ ہیں۔''اُڑتی گرد بہار بنی''غزلوں، نظموں اور جاپانی صنفِ شعر ہائیکو پر مشتمل ہے۔''بارش میں دھوپ''میں ابتدا میں تین حمدیہ اور پانچ نعتیہ ہائیکو شامل ہیں۔مثال کے لیے ایک نعتیہ ہائیکو ملاحظہ فرمایے:

میٹھی میٹھی ہیں راتیں
کتنی اچھی لگتی ہیں
یثرب کی باتیں (13)

جدید اردو نعت کے منظر نامے پر مدح رسول کی یہ مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ شعرا نے اس صنف میں مختلف ہئیتوں میں طبع آزمائی کی اور ہر ہئیت میں توصیف کا ایک نیا رنگ ظاہر ہوا۔

حوالہ جات

1۔ارشد محمود ناشاد،ڈاکٹر،"اصنافِ ادب: تفہیم و تعبیر"، نیشنل بُک فاؤنڈیشن،اسلام آباد،2016ء،ص160

2۔ایضاً،ص97

3۔سید قاسم محمود،"اسلامی انسائی کلوپیڈیا"،الفیصل ناشران وتاجران کتب،لاہور،1998ء،ص1523

4۔ارشد محمود ناشاد،ڈاکٹر،"اصنافِ ادب: تفہیم و تعبیر"،ص79

5۔امجد اسلام امجد،"برزخ"،مکتبہ فنون،لاہور1974ء،ص15

6۔امجد اسلام امجد،"اسباب"،سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور،2014،ص56

7۔اسلم انصاری،ڈاکٹر،"شبِ عشق کاستارہ"،کتاب نگر حسن آرکیڈ،ملتان،2009ء،ص26

8۔افتخار عارف،"کتابِ دل ودنیا"،مکتبہ دانیال،کراچی،2017ء،ص108

9۔ظہور نظر،"کلیات ظہور نظر"،روحانی آرٹ پریس،ملتان،1987ء، ص29

10۔تاثیر وجدان"نامعلوم کی پیاس"   عاتکہ پرنٹرز،ملتان، ستمبر2005،ص131

11۔حیدر قریشی،"عمر لاحاصل کا حاصل"،ایجو کیشنل پبلشنگ ہاؤس،دہلی،2009،ص137

12۔اظہر ادیب،"بھیگی رات کی دُھن"،نستعلیق مطبوعات،لاہور1997ء،ص25

13۔سید مسعود حسن رضوی،"بارش میں دھوپ"،حبیب سنز پرنٹرز، کراچی2007ء،ص17